Rohtas Mahila College , Sasaram

Dr Shahla Bano

Dept of Urdu

Course:-BA part 2 Hons paper 3rd(2019-20)

Topic:- Anarkali or Dula ram kirdar ka moaena

Scanned with CamSca

سوال [redacted] انارکلی اور دلارام کے کردار کا موازنہ کیجئے۔

جواب: دلارام سلیم سے محبت کرتی ہے جبکہ انارکلی کو سلیم سے محبت ہو جاتی ہے۔ انارکلی مرتے وقت تک اپنی محبت کا اظہار نہیں کرتی لیکن دلارام بے باکانہ محبت کا اقرار کرتی ہے۔

انارکلی کا عشق ایسا اعلیٰ اور پاکیزہ تصور پیش کرتا ہے جو دیکھنے والے یا پڑھنے والے کو ارفع سطحوں تک پہنچا دیتا ہے۔ جبکہ عشق کا ایک تصور دلارام نے پیش کیا ہے۔ جس میں لالچ اور ملکیت کا جذبہ ہے۔ جس کے سرے جنسی استحصال اور حب جاہ سے ملتے ہیں۔ دلارام سلیم کو اس لئے چاہتی ہے کہ وہ جوان ہے اور شہزادہ ہے اور شہزادگی اُس کے نزدیک سلیم کے حسن و شباب سے بھی زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ دلارام کا عشق ایثار نہیں استحصال سکھاتا ہے۔ وہ قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ خودسپردگی نہیں جانتی۔ اُس کے نزدیک عشق محض حاصل کر لینے کا نام ہے۔ جبکہ انارکلی کا عشق محض خواہش یا جذبہ نہیں بلکہ پوری زندگی ہے ایک تہذیبی قوت ہے جو اُسے کامرانی سپردگی اور ایثار کی طرف لے جاتی ہے۔ انارکلی سلیم کو محض اس لئے نہیں چاہتی ہے کہ وہ شہزادہ ہے بلکہ اس لئے چاہتی ہے کہ اُس سے والہانہ شیفتگی اسے مجبور کرتی ہے۔ عشق یہاں وسیلہ نہیں بلکہ مقصد ہے۔ اگر وسیلہ ہے تو تکمیل ذات کا اور تہذیب ذات کا انارکلی کے عشق میں جذبۂ ایثار ہے خود کو مٹا دینا ہے جبکہ دلارام کے عشق میں حسد ہے بدلہ ہے، انتقام ہے، رقابت ہے۔ انارکلی حق پرست ہے۔ معصوم ہے۔ بے قصور ہے۔ مخلص ہے۔ جبکہ دلارام میں حسد ہے۔ انتقام ہے۔ عیاری ہے۔ دوست بن کر دشمنی کرنا جانتی ہے۔ اس کی فطرت میں کمینگی ہے۔

انارکلی کے المیہ کا راز اس کی خواب ناکی۔ تصور پرستی اور معصومیت ہے، جبکہ دلارام المیہ جانتی ہی نہیں ہے وہ اپنے خواب کی تعبیر جانتی ہے وہ مجرم ہے۔ وہ انارکلی کو موت کے گھاٹ اتارنا چاہتی

Scanned with CamSca

تھی اور اُسے پورا کر دکھایا۔ انارکلی سے ناظرین یا قاری کو ہمدردی ہوتی ہے۔ لیکن دلارام سے سب کے دلوں میں نفرت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

انارکلی کل بھی قابل تعریف تھی زندہ حقیقت تھی۔ قابل ہمدردی تھی اور آج بھی زندہ ہے۔

دلارام کل بھی قابل نفرین تھی۔ مردہ تھی۔ قابل ملامت تھی اور آج بھی قابل ملامت ہے۔

انارکلی کا مقبرہ آج بھی لاہور میں اس کی محبت کی یادگار ہے جس پر سلیم کا فارسی زبان میں ایک شعر کندہ ہے لیکن دلارام کا کہیں اتہ پتہ نہیں ہے۔

انارکلی سے متعلق امتیاز علی تاج سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

جواب: امتیاز علی تاج ۱۹۰۰ء تا ۱۹۷۰ء شمس العلما سید ممتاز علی ۱۸۶۰ء سے ۱۹۲۵ء کے صاحبزادے تھے۔ جو سرسید کے دوست اور رسالہ تہذیب نسواں کے مدیر تھے۔ امتیاز علی تاج بچوں کے رسالے ''پھول'' کے مدیر کی حیثیت سے ادبی دنیا میں متعارف ہوئے دارالاشاعت پنجاب کے کرتا دھرتا بنے اور تقسیم ہند کے بعد مجلس ترقی ادب کے ڈائرکٹر مقرر ہوئے۔ انہوں نے ڈرامہ انارکلی ۱۹۲۲ء میں لکھا جو دسمبر ۱۹۳۱ء میں چھپا۔ زمانہ وہ تھا جب ڈرامہ اسٹیج سے اپنا رشتہ توڑ کر ناول اور افسانے کی طرح پڑھی جانے والی صف میں تبدیل ہو چکا تھا۔ خاموش فلم کی آمد آمد تھی۔ ریڈیو کا چلن بھی انارکلی کے چھپنے کے چند سال بعد ہی ہو گیا تھا۔ انہوں نے اردو کے قدیم ڈراموں کے متن تصحیح کے بعد شائع کئے۔ لیکن انارکلی ہی کو اُن کا شاہکار قرار دینا چاہیئے۔

انارکلی کی مقبولیت نے اردو دنیا کو بے حد متاثر کیا۔ ادب میں اس وقت رومانیت کا بول بالا تھا۔ ادب لطیف کی تحریک زوروں پر تھی۔ ایک طرف یہ رومانیت سجاد حیدر یلدرم کے افسانوں مینار کی نثر اور حجاب اسمٰعیل کے افسانوں میں تخیل کی رنگینی اور جذبے کی سرمستی کے سہارے نئی کیفیات کے اظہار کے لئے بڑی رنگین زبان ڈھونڈھ رہی تھی اور ایک تخیلی فضا تعمیر کر رہی تھی۔ دوسری طرف اقبال کی شاعری میں اس سرمستی میں فکری توانائی اور جذبے کے جوش اور پریم چند کے افسانے، اس میں دیہات میں بکھری حقیقتوں کی عکاسی کے ذریعہ انسان کے ذہنی ارتقاء اور ایثار و قربانی کے ذریعہ حاصل ہونے والے باطنی نروان کے نئے امکانات تلاش کر رہے تھے۔ انارکلی میں رومانیت وفور جذبات تخیل اور جذبات کی قوت اور ازلی جبلتوں کے ٹکراؤ کی شکل میں ابھرتی ہے۔ انارکلی انہیں روایات کا ایک حصہ ہے۔ رومانیت کی ایک خصوصیت ماضی سے گہرا لگاؤ۔ اُس کے شکوہ اور آراستگی سے وابستہ بھی ہے۔ جذبے کا وفور تخیل کی رنگارنگی۔

Scanned with CamSca

تخیل کو طرزِ زندگی سمجھ کر اُسے اختیار کرنا بھی رومانیت کی پہچان انارکلی میں یہ سب کچھ ہے۔

سب سے پہلے یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا انارکلی کو ڈرامہ کہا بھی جا سکتا ہے کہ نہیں۔ ڈرامہ وہ ہے جو اسٹیج ہو سکے۔ اگر ریڈیو ڈرامہ ہے تو ریڈیو پر پیش کیا جا سکے۔ اسٹیج ڈرامہ ہے تو اسٹیج پر پیش کیا جا سکے۔ جن لوگوں کے سامنے دورِ قدیم کا حقیقت پسندانہ اسٹیج ہے جس میں روایتی اسٹیج کی ضروریات کے مطابق اسٹیج ہوتا ہے اور مختلف مناظر کا باقاعدہ پردہ گرنے اور اٹھنے اور پراپرتی میں مناسب تبدیلی ہونا لازم ہے۔ اُن کے نزدیک انارکلی اسٹیج نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن آج کا اسٹیج ان قیود سے آزاد ہو چکا ہے۔ اب اسٹیج بڑی حد تک علامتی بن گیا ہے اس لئے کم سے کم اس اعتبار سے انارکلی پر نکتہ چینی بے جا ہوگی۔ ہاں البتہ اس کے مکالموں کی طوالت اور اُن مکالموں میں گہری رومانیت کی غیر معمولی زیادتی پر اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ جو کسی حد تک صحیح بھی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ معاملات محض ایک باصلاحیت ہدایت کار کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور اس بنا پر انارکلی کو ڈرامائی تکنک کے اعتبار سے رد نہیں کیا جا سکتا۔

انارکلی نہ صرف کامیابی سے اسٹیج کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ ایک باتخیل ہدایت کار اس کے طویل مکالموں کی رومانیت کو بھی نئی کشش دے سکتا ہے۔

آرٹ کے دلفریب ابہام کا ایک حسین پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں حقیقتیں پہلو بہ پہلو بہ یک وقت اور ساتھ ساتھ قائم رہتی ہیں۔ مثلاً یہ بات جان کر بھی یہ قصہ بالکل فرضی ہے اور انارکلی نام کی کنیز کے عشق میں شہزادہ سلیم (جس کا کردار فرضی نہیں ہے) کبھی مبتلا نہیں ہوا اور تاریخ میں اس رومان کا کوئی ثبوت نہیں ہے ہم کو انارکلی ڈرامہ کی جمالیاتی انبساط میں کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی۔

عشق کو سماجی ناہمواری کے مقابل صف آرا کر کے تاج نے اقدار کی کشمکش کو انارکلی کا بنیادی تصور بنا دیا ہے اور اسی تصور کو پیش کرنے کے لئے انہوں نے اکبر اور سلیم کے متوازی اور متصادم کردار ڈھالے ہیں اور انہیں کی کشمکش سے واقعہ اور اس کی مرکزی کشمکش حاصل کی ہے۔

ڈرامہ انارکلی المیہ ہے لیکن اس کے المیہ کے محرکات کیا ہیں آخر سلیم اور انارکلی اپنی محبت میں کامیاب کیوں نہیں ہوتے۔ اُن کے اس المناک انجام کا سبب دلارام ہے۔ داروغہ زندان ہے۔ انارکلی میں المیہ کے ہیروئن کی بنیادی خصوصیات موجود ہیں۔ بریڈلے نے شکسپیر کے نزدیک المیہ کے تصور پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ المیہ کے مرکزی کرداروں میں شخصیت کی عظمت اور برتری لازمی طور سے پائی جاتی ہے۔ عام پڑھنے والا المیہ کے مرکزی کردار کو اپنے سے برتر جانتا ہے اور اس کی قدر

Scanned with CamScanner

کرتا ہے۔ اُس سے صرف متاثر ہی نہیں ہوتا اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔

ارسطو سے لے کر بریڈلے تک المیہ کے سبھی نقاد اس بات پر زور دیتے آئے ہیں کہ المیہ کا سبب بننے والا واقعہ خود المیہ کا شکار بننے والے کردار کی شخصیت سے پیدا ہونا چاہیئے۔ انارکلی میں المیہ کا سبب بننے والا واقعہ ہے۔ انارکلی اور سلیم کی محبت اور اس محبت میں مرکزی منظر چہارم میں شیش محل کے جشن نوروز سے آتا ہے۔ امتیاز علی تاج کی فنکاری ان مکالموں اور اُن صورت حال کی عکاسی میں ظاہر ہوئی ہے جو مختلف کردار خود اپنی زبان میں اپنے مزاج کے مطابق بلا تکلف گفتگو کرتے ہیں اور اس ضمن میں انارکلی کا پہلا منظر نہایت کامیاب اور مؤثر ہے۔ تاج نے مغلیہ محل کے اندر کنیزوں کی شب و روز کی تخیل کے ذریعہ بازیافت کی ہے۔ پھر ان کنیزوں کے مزاج اور کرداروں کی شخصیتوں کے مطابق احساسات اور مکالمات کے ذریعہ ظاہر کیا ہے۔

آج بھی انارکلی ایک جیتے جاگتے فن پارے کی حیثیت سے صرف پڑھنے والوں کے لئے اسٹیج پر ڈرامہ دیکھنے اور اس سے لطف و انبساط حاصل کرنے والوں کو سرشار کرسکتی ہے۔ ضرورت ہے کہ اس فن پارے کو محض ادبی شہ پارے ہی کی طرح پڑھا اور پرکھا نہ جائے، بلکہ اسٹیج ہونے والے ڈرامے کے بھی رموز و آداب کے ساتھ مطالعہ کیا جائے۔

Scanned with CamSca